© rasailojaraid.com



میں اعتدال وتوازن برقرار رہے۔اسی طرح نصاب تعلیم میں قرآن کو بنیاد بنانے سے کسی کو اختلاف نہیں ہوسکتا ،مگراس میں بھی اعتدال کی ضرورت ہے۔قرآن کو بنیاد بنانے کے یہ معنیٰ نہ ہوں کہ شریعت کے دوسرے ماخذ نظرانداز ہو جائیں۔

مجموعی اعتبار سے زیرتبصرہ کتاب فکرفراہی کے تعارف کے سلسلے میں ایک عمدہ پیش کش اور قابل مطالعہ ہے۔ امید ہے کہ قرآن سے دل چسپی رکھنے والے حضرات اسے ہاتھوں ہاتھ لیں گے۔ (محمد جرجیس کریمی)

## تذکرہ حضرت مولانا محمد مظہر نانوتویؒ — نورالحسن راشد کاندھلوی

ناشر: مفتی الٰہی بخش اکیڈمی، کاندھلہ، ضلع مظفرنگر، یوپی، ۲۰۰۷ء، ص:۱۹۲، قیمت: ۷۰روپے۔

مجاہدآزادیٔ ہند مولانا محمد مظہر نانوتویؒ (م۱۸۸۵ء) جدید ہندوستان کے مایہ ناز سپوت گزرے ہیں۔ برصغیر ہند کے مشہور علمائے دین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔علمی آثارو خدمات، جنگ آزادی میں شرکت اور بالخصوص مدرسہ مظاہرعلوم سہارنپور میں بیس سالہ تدریسی وانتظامی خدمات کے حوالہ سے ان کی شخصیت معروف ہے۔زیرنظر کتاب میں مولانا کی علمی وعملی زندگی اور حیات وخدمات سے متعلق مکمل تفصیلات جمع کردی گئی ہیں، تاکہ نئی نسل کے نوجوان، علما اور تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے ان سے واقف ہوسکیں اور دعوت واصلاح کا کام کرنے والوں کو جذبۂ عمل اور حوصلہ مل سکے۔

اس کتاب میں مولانا محمد مظہر نانوتوی کی حیات اور علمی آثاروخدمات پر مفصل اورسیر حاصل بحث کی گئی ہے۔اس کی تالیف میں نوادرات، مدرسہ کی روداد اور مولانا کے پس ماندگان سے حاصل کردہ معلومات سے فائدہ اٹھایا گیا ہے۔تفصیل سے ولادت ،تعلیم و تربیت، اساتذہ سے کسب فیض، ملازمت،تحریک ۱۸۵۷ء میں شرکت، اسفارِحج ،تلامذہ کا تعارف، کتابوں کی تصحیح و طباعت، مدرسہ مظاہرعلوم سہارنپور سے وابستگی اور وہاں کی تدریسی وانتظامی خدمات، اخلاق وکردار اور اخلاص وایثار کا تذکرہ کیا گیا ہے۔مولانا کے کئی شاگردوں کو کافی شہرت ملی، مثلاً مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، علامہ شبلیؒ،مولانا عبدالحق



© rasailojaraid.com